سکھ دھرم پر اسلامی تعلیمات کے اثرات کا علمی جائزہ

Impacts of Islamic teachings on Sikhism

*گلزار علی

**استراج خان

Abstract

Sikhism is one of the Non Semitic religions founded by Guru Nanak, belonged to a Hindu family and was born in 1469 A.D. This religion is popular in India and Pakistan. Some inhuman customs in Hinduism like caste system, the custom of Satty (burning out of wife with the dead body of husband), monopoly of Brāchman etc. compelled him to introduce a new religion based on equality and justice. As identified from the life style of the founder of Sikhism and his followers, he is deeply impressed with Islamic teachings. Their habits and customs reflect an Islamic picture. Guru Nanak was a monotheist and was against the worship of idols. He believed in equality and acknowledged the prophet Muhammad (S.A.W), as a role model for human beings. This article is aiming to explain the teachings of Sikhism derived from Islam.

Keywords: *Sikhism, Guru Nanak, Islamic teachings, Ten Gurus.*

---

* لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان، مرادان۔

** پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان، مردان۔

تعارف عنوان:

عصر حاضر میں دنیا نے ترقی کے وہ زینے پار کیے ہیں جس کا تصور بھی عصر قدیم میں کسی نے نہیں کیا تھا۔ سائنس نے کئی او جھل اوامر کے نشیب و فراز معلوم کیے اور ان کے اسرار و رموز واضح کر دیے لیکن اس کے باوجود مذہب کی اہمیت جتنی ماضی میں محسوس کی گئی تھی اور اس کا لوگوں پر اثر تھا اتنا ہی موجودہ دور میں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ میڈیا کی تیز رفتاری کے باعث لوگ ایک دوسرے کے عقائد و نظریات سے باخبر ہونے لگے ہیں۔ دنیا میں غالب اقوام اپنے نظریات کی پرچار کرتے ہیں تو مغلوب اقوام اپنے نظریات کو بچانے کے درپے ہیں۔ اس بنیاد پر موجودہ دور میں مذہب کی بنیاد پر ایک سرد جنگ جاری ہے۔ دنیا کے مذاہب اور خصوصا ہمسایہ ممالک کے مذاہب کا مطالعہ اس وجہ سے بھی ضروری ہے تا کہ ان کے مشترک اور مختلف اقدار معلوم ہو سکیں۔ ان کے موافقات اور تضادات کا جائزہ لیا جاسکے۔ ہندو پاک (بھارت) میں ہندومت اور سکھ مت دو اہم مذاہب شامل ہیں۔ ہندومت ایک قدیم جب کہ سکھ مت ایک جدید دھرم ہے۔ سکھ مت نے ایسے دور میں جنم لیا ہے جب کہ برصغیر میں مسلمان اور ہندو ایک دستر خوان پر کھاتے تھے۔ ظاہر ہے ایسی حالات میں سکھ مت نے دونوں مذاہب سے کچھ نہ کچھ تنکے اٹھا کر اپنے آشیانے کو وجود دیا ہو گا۔ مذکورہ بات ایک حقیقت ہے۔ موجودہ دور میں سکھ مت اگرچہ ہندومت کے قریب بلکہ اس کے اکثر نظریات ہندومت میں مدغم ہو کر رہ گئے ہیں لیکن ابتدائی دور میں سکھ دھرم اسلام کے انتہائی قریب تھا۔ بدقسمتی سے گرونانک برصغیر میں جس امن اور صلح کے پیغام لے کر آئے تھے اس کے منافق پیروکاروں نے ان کی تعلیمات کے برعکس ان کی خواہشوں پر پانی پھیر کر سکھوں کے نئے مذہب کو بدنام کر دیا۔ ہزاروں بے گناہوں کے خون کرنے اور بچوں، بوڑھوں اور عورتوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے مغل حکمران سکھوں کے ساتھ محاذ آرائیوں پر مجبور ہو گئے جس کی وجہ سے اسلام اور سکھ دھرم میں کافی بعد پیدا ہوا۔ اس کے باوجود اگر انصاف سے کام لیا جائے اور سکھ دھرم کے اولین نظریات و تعلیمات ان کے سامنے رکھ دیے جائیں تو اس دوری کا کچھ حد تک ازالہ کیا جاسکتا ہے۔

یہ مقالہ اسی تسلسل کی ایک کڑی ہے۔ اگرچہ اس محدود مقالے میں تفصیل کے ساتھ ان تمام اسلامی نظریات کا احاطہ ناممکن ہے جو سکھ دھرم میں پائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی اختصار کے ساتھ ایسے نظریات کا ذکر کر کے اس ناحیہ کے متعلق یہ مقالہ بنیادی حیثیت حاصل کر سکے گا جو کہ اس حوالہ سے قلم

اٹھانے والوں کے لیے معاون ثابت ہو گا۔

سکھ دھرم کا تعارف

سکھ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی مرید یا تابع کے ہیں [1]۔ بعض محققین کے نزدیک سکھ پالی (Pāli) زبان کے لفظ سکھا (Sikkha) سے نکلا ہے جس کے معنی چیلا اور مرید کے ہیں۔ [2]

سکھ دھرم گورونانک کے بعد دس گوروپر مشتمل ہے جن میں آخری گورو گوبند سنگھ ہے۔ انہوں نے گورو (معلمین) کے سلسلے کے اختتام کا اعلان کیا۔ [3]

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ بیلیفس نے سکھ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: ہر وہ انسان جو دس گورو اور گرنتھ صاحب پر یقین رکھتا ہو"۔ [4]

1891ء کی مردم شماری میں سکھ اس شخص کو تصور کیا جانے لگا جو خالصہ کا ممبر ہو اور گورو گوبند سنگھ کا پیروکار ہو۔ [5]

بانی مذہب کا تعارف

سکھ دھرم کے بانی گورونانک ۱۵ اپریل ۱۴۶۹ء کو لاہور سے چالیس میل دور گاؤں تلونڈی ضلع شیخوپورہ کے ایک کھستری مہتہ کالو چند کے گھر میں علی الصبح پیدا ہوئے [6]۔ ماں کا نام تریتا دیوی تھا۔ پانچ سال کی عمر میں سکول میں داخل ہوا اور ہندی اور پنجابی سیکھی۔ ایک معلم ملا قطب الدین سے فارسی پڑھی۔ سنسکرت بھی سیکھی۔ نانک نے پڑھائی کی طرف بالکل توجہ نہیں دی بلکہ ہر وقت سوچ و بچار میں ڈوبا رہتا۔

۱۹ سال کی عمر میں سلکھنی دیوی عرف چندو رانی سے اس کی شادی ہوئی اور آپ کے دو بیٹے سری چند اور لکھمی داس پیدا ہوئے۔ کچھ وقت تک نانک نواب دولت خان لودھی کے خیرات خانے میں ملازم رہا۔ [7]

اس کے بعد نانک نے مختلف اسفار کیے۔ مشرق کی طرف جا کر ہندوؤں کی مقدس جگہوں کی زیارت کی اور پنڈتوں سے روحانی مسائل پر بحث کی۔ دوسرا سفر جنوب کی طرف کیا اور سری لنکا پہنچا۔ تیسرا سفر شمال کی طرف کیا جس میں مکہ، مدینہ، بصرہ اور بغداد تک گیا۔ واپسی پر کرتاپور (سیالکوٹ) میں قیام کر کے آخری دم تک تقریباً آٹھ سال لوگوں کی اصلاح کرتا رہا [8]۔ نانک کا دعویٰ تھا کہ اس نے اللہ رب العزت کی رؤیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ بعد میں تین دن غائب ہونے کے بعد "نہ ہندو نہ مسلمان" نعرے کے ساتھ ظاہر ہوئے [9]۔ نانک نے ۲۲ دسمبر ۱۵۳۹ء کو وفات پائی۔ مسلمانوں اور ہندوؤں میں جھگڑا پیدا ہوا۔

مسلمان اسے دفنانا چاہتے تھے اور ہندو جلانا چاہتے تھے۔ آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ دونوں فریق لاش پر پھول رکھیں گے جس کے پھول صبح کو مرجھا گئے ہوں تو دوسرا فریق لاش لے جائے گا۔ صبح ہوئی تو لاش غائب تھی اور چادر وہی پڑی تھی جسے دونوں فریق میں تقسیم کر دی گئی۔[(10)]

دس گوروؤں کا مختصر تعارف

گورو انگد دیو جی Guru Angad Dev Ji (1504-1552): گورو نانک نے گورو انگد کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ چونکہ گورو نانک عقیدہ تناسخ کے قائل تھے لہذا سکھوں میں مشہور ہوا کہ نانک کی روح انگد میں حلول کر گئی ہے۔ گورو انگد ایک غریب اور مخلص عبادت گزار انسان تھا۔ اپنے ہاتھوں سے روزی کماتے تھے۔ اس نے گورو امر داس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔[(11)]

گورو امر داس جی Guru Amar Das Ji (1479-1574): سکھوں کے تیسرے گورو امر داس ہیں جو کہ بائیس سال گدی پر بیٹھے رہے۔ امر داس ایک مخلص جانشین ثابت ہوا۔ انہوں نے مذہب کی پرچار کی۔ ملک کے مختلف حصوں میں کئی منجیاں (تبلیغ کے لیے بیٹھک) قائم کیں۔ سکھوں میں مساوات بڑھانے کے لیے ایک عام لنگر قائم کیا۔ اکبر بادشاہ کے ساتھ روابط مضبوط کر دیے۔ رسم ستی کی مخالفت کی اور نکاح بیوگان پر زور دیا۔

گورو رام داس جی Guru Ram Das Ji (1534-1581): امر داس کے بعد رام داس جانشین مقرر ہوا۔ اکبر بادشاہ اس کا بہت مداح تھا۔ انہوں نے اسے ایک وسیع قطعہ اراضی عنایت کر دیا جہاں اس نے مقدس تالاب بنایا جو امرتسر (آب حیات کا تالاب) سے مشہور ہوا۔ اب یہ پورا علاقہ امرتسر سے مشہور ہے۔

گورو ارجن دیو جی Guru Arjan Dev Ji (1563-1601): رام داس کے بعد اس کا بیٹا گورو ارجن گدی نشین ہوا۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ سکھوں کی مشہور مذہبی کتاب گورو گرنتھ کی تالیف ہے۔ اس کے لیے انہوں نے گوروؤں کے شدوں، ہندو یوگیوں اور مسلمانوں کی تصانیف سے اقتباسات جمع کیے۔ گورو ارجن کا دوسرا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے گورو کے نام چندہ جمع کیا اور اپنے مریدوں میں تجارت کی حوصلہ افزائی کی۔ گورو ارجن نے اپنے والد کے باغی شہزادہ خسرو کی مدد کی۔ شہزادہ خسرو کی شکست کے بعد گورو ارجن کو لاہور میں قید کیا گیا۔ جیل ہی میں مختلف اذیتوں کے بعد گورو ارجن نے وفات پائی۔ گورو ارجن

کے بعد گورو گدی موروثی چیز بن گئی۔[12]

گورو ہر گوبند جی Guru Hargūbind Ji (1595-1644): گورو ہر گوبند سنگھ گیارہ سال کی عمر میں گدی نشین ہوا۔ عشر اور نذرانوں کی وجہ سے امیر ترین شخص تھا۔ چونکہ مغل بادشاہ جہانگیر کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا لہذا نفس کشی چھوڑ کر فوجی زندگی شروع کی۔ مغل فوجوں سے کئی بار محاذ آرائی کی اور انہیں نقصان پہنچایا۔ موت سے پہلے اپنے نواسے گورو ہری رائے کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

گورو ہر رائے جی Guru Har Ra'i Ji (1630-1616) : گورو ہر رائے ایک اچھا شکاری اور بہت نرم دل تھا۔ اپنی حفاظت کی خاطر ۲۲۰۰ سکھ سواروں کا دستہ رکھتا تھا۔ چونکہ ہر رائے جی کے داراشکوہ کے ساتھ اچھے تعلقات تھے لہذا اورنگزیب کے خلاف اس کی مدد کی۔[13]

گورو ہر کرشن Guru Har Krishan (1656-1664) : گورو ہر کرشن گورو ہر رائے کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ چھ سال کی عمر میں گدی نشین ہوا۔ رام رائے نے اس کے خلاف اپنا دعوی اورنگزیب کے سامنے پیش کیا۔ گورو ہر کرشن دہلی بلایا گیا جہاں وہ چیچک کی وجہ ۱۶۶۴ء میں فوت ہوا۔[14]

تیغ بہادر Guru Tegh Bahādur (1621-1675) : ہر کرشن کے بعد گدی نشین کے متعلق تنازع پیدا ہوا اور بہت زیادہ مخالفت کے بعد گورو تیغ بہادر گورو تسلیم کیا گیا۔ چونکہ اس کی مخالفت کی آگ ابھی بھی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی لہذا دھیر مل نے اس پر حملہ کیا۔ تیغ بہادر بچ گیا تو اس نے دھیر مل پر حملہ کیا۔ ان فسادات کی وجہ سے گورو گرنتھ کا اصل نسخہ ضائع ہوا[15]۔ ان حالات کی وجہ سے گورو تیغ بہادر نے ہندوستان کا ایک طویل سفر کیا۔ واپس آیا تو لوٹ کھسوٹ پر زندگی بسر کی اور تمام قانون شکنوں کو پناہ دی جس کہ وجہ شاہی دستوں نے اس پر چڑھائی کی اور قید کر کے دہلی لے آئے۔ بادشاہ کے حکم سے اسے ۱۶۷۵ء میں سزائے موت دی گئی۔[16]

گورو گوبند سنگھ Guru Gobind Singh (1666-1708): گورو تیغ بہادر کے بعد اس کے بیٹے گورو گوبند کو گورو تسلیم کیا گیا۔ گورو گوبند سنگھ کے دل میں اورنگزیب عالمگیر کے خلاف دشمنی کی آگ بھڑک رہی تھی جس کی وجہ سے اس نے سکھوں کو ایک جنگجو قوم بنا دیا۔ اس نے بیس سال پہاڑوں میں گزارے اور مذہبی تعلیم اور جنگی تربیت حاصل کی۔ سکھوں میں مطابقت پیدا کرنے لیے "پاھل[17]" کا رسم جاری کیا۔ اس رسم کے بعد ہر سکھ اپنے نام کے ساتھ سنگھ لگاتے تھے۔ اس نے حکم دیا تھا کہ گوشت کھانے والے

مسلمانوں کو ختم کر دیا جائے۔ گورو گوبند سنگھ کے متعلق اگرونتی پانچھویں چھند میں درج ہے:
"سارے ہندوستاں سے دشٹ ترکوں (مسلمانوں) کو ختم کر کے دھرم کا جھنڈا اجلا دو۔ دونوں پنتھوں (ہندو دھرم اور اسلام) میں کپٹ (دشمنی) کی دویا (جھگڑا) چل پڑی ہے۔ اس لیے میں نے تیسرا پنتھ (مذہب) پر دھان کیا ہے۔ ان دونوں دھرموں اسلام اور ہندو دھرم کو چھوڑ کر سکھ دھرم اپناؤ"۔[18]
اس کی لوٹ مار کی بڑھتی وارداتوں کی وجہ سے پہاڑی راجاؤں نے اس کے خلاف عالمگیر بادشاہ سے مدد مانگی۔ سخت لڑائی ہوئی اور گورو کو شکست ہوئی لیکن گورو اپنے اہل وعیال کے ساتھ بھاگ نکلا[19] اس کے دو بیٹے اہل کاروں کی سازش کی وجہ سے قتل ہوئے اور دو بیٹے گرفتار ہوئے جن کے متعلق ایک ہندو "سچانند" نے کہا کہ سانپ کو مارنا اور اس کے بچے کو چھوڑنا عقلمندی کی بات نہیں لہذا وہ بھی قتل کر دیے گئے۔[20]
اس کے بعد گورو بٹھنڈہ اور دمدمہ میں بالترتیب مقیم ہوا۔ دمدمہ میں گورو نے دسم گرنتھ تصنیف کی۔ عالمگیر کے بعد بہادر شاہ کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کیے۔ اکتوبر ۱۷۰۸ء کو ایک افغانی باشندے نے ذاتی رنجش کی وجہ اس پر حملہ کر کے اسے شدید زخمی کیا[21]۔ موت سے پہلے گورو نے گور گدی گورو گرنتھ صاحب کو سونپ دی اور کہا کہ جو سکھ بھی مجھ سے بات کرنا چاہے تو وہ گورو گرنتھ کی پاٹھ (تلاوت) کرے۔ میں اس سے ہم کلام ہوں گا۔[22]

سکھ دھرم اور اسلام

سکھ دھرم اصل میں ہندومت کے بہت سے خرافات، پیچیدہ رسومات، ذات پات کے انسانیت سوز بندھن، مخلوق پرستی، بت پرستی اور فرضی دیوی دیوتاؤں کے خلاف وجود میں آیا تھا۔ برہمنوں کے تفوق اور مذہبی ورثہ پر ان کی جاگیر داری کو ختم کرنے کے لیے سکھ مت ایک مصلح کی شکل میں نمودار ہوا۔ ستی جیسے ظالمانہ رسوم کے خلاف سکھ مت میں آواز اٹھایا گیا۔ ان بنیادوں پر سکھ مت اسلامی تعلیمات کے انتہائی قریب آ گیا کیونکہ اسلام بھی ان تمام ظالمانہ رسومات اور تعلیمات کا مخالف ہے۔ ظلم کے اس طلسم کو ختم کرنے کا احساس سکھ مت کو اسلامی معاشرے اور مسلمانوں کے مابین رہ کر ہی پیدا ہوا۔ صرف سکھ مت ہی نہیں بلکہ کئی ہندو مصلحین نے بھی ہندومت کے ان ظالمانہ تعلیمات کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان تعلیمات کی تردید کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ نانک صاحب نے شیخ اسماعیل بخاری، بابا فرید، علاؤ الحق، سید علی ہجویری جلال الدین بخاری اور مخدوم جہانیاں جیسے صوفیائے کرام اور بزرگوں سے صحبت فیض حاصل

کی۔ اس وجہ سے ہی نانک صاحب کے مسلمان ہونے کا عقیدہ مسلمانوں میں چلا آرہا ہے [23]۔ گیانی گیان سنگھ نے لکھا ہے کہ نانک صاحب حج گئے تھے اور وہاں ولی ہند سے مشہور تھے [24]۔ گورونانک نے اپنے علاقے کے مشہور پیر سید میر حسن سے بھی تلمذ کا شرف حاصل کیا تھا [25]۔ سکھوں کا مشہور گوردوارہ گولڈن ٹمپل ایک مسلمان صوفی حضرت سائیں میاں میر جی کی سعی سے وجود میں آیا ہے۔ [26]

سکھ دھرم اور اسلامی عقائد

ا: توحید اور اللہ تعالیٰ کے صفات: سکھ دھرم توحید کا درس دیتا ہے۔ ہندومت کے لامحدود دیوی دیوتاؤں کی تردید کرتا ہے۔ نانک صاحب کہتا ہے:

واحد مطلق وہ اللہ ہی فقط معبود ہے اپنے اوصاف سہ گانہ ہی میں موجود ہے۔

وہ محیط کل ہے برحق خالق وبیباک ہے بغض وکینہ عداوت سے سراسر پاک ہے۔

حق وہی موجود ہے اس وقت بھی آفاق میں تا ابد باقی رہے گا حق ہی آفاق میں۔ [27]

سکھ منی صاحب میں ہے:

Remember the one God, make him your heart desire. Sing the excellence of the one God who is endless with soul and body, repeat the name of the one God. God himself is the only one.[28]

"ایک اللہ کو یاد رکھا کرو۔ اسے اپنے دل کی چاہت بنادو۔ اسی واحد ذات کی برتری کے نغمے گاؤ جس کی ذات ابد تک قائم ودائم ہے۔ ایک اللہ کے نام کو دہرایا کرو۔ اللہ مکمل طور پر واحد لاشریک ہے۔"

گورونانک کے متعلق اردو دائرہ معارف کہتا ہے: باباجی موحد تھے، بت پرستی کے خلاف تھے" [29]

۲: رسالت کا تصور اور محمد ﷺ سے محبت اور عقیدت: سیدنا محمد ﷺ کی پاک زندگی ہر کسی کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

گورونانک صاحب رسول اللہ ﷺ کو اپنا اسوہ حیات مانتے تھے۔ گورونانک صاحب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

How can he be saved from hell, who keeps not the prophet in the mind?[30]

"جو پیغمبر ﷺ کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ جہنم سے نجات حاصل نہیں کر سکتا"۔

ڈاکٹر تاراچند نے لکھا ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نانک صاحب نے پیغمبر ؐ کو اپنا اسوہ حیات بنایا تھا اور اس کی تعلیمات میں اس حقیقت کی گہری رنگ نظر آتی ہے۔

It is clear that Nanak took the prophet of Islam as his model and his teaching was naturally deeply coloured by this fact.(31)

گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے کہ مسلمان ہونے کا مستحق صرف وہی شخص ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اپنے عقیدے کے راہنما(پیغمبر) پر بھی ایمان رکھتا ہو۔

Hard it is to call oneself a Muslim if one has these (attributes) then alone is he one, first let the faith in Allah and with faith in the leader of faith.(32)

۳: قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں کی تصدیق: قرآن مجید کے بارے میں سکھ دھرم کہتا ہے:

کل پروان کتیب کران　　پوتھی پنڈت رہے

پوران

نانک ناؤں بھیار ہمان　　کر کرتا تو اکو جان (33)

"قرآن پاک تمام کتابوں کا سردار ہے۔ کل یگ میں قرآن خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ پوتھی پنڈت کا دور ختم ہے۔ اے نانک! نام صرف ایک رحمان (خدا) کا ہے جو سب کچھ کرنے والا ہے۔"

ایک جگہ چاروں کتابوں کے بارے میں فرمایا:

توریت، انجیل، زبور تریہہ پڑھ سن ڈٹھے وید　　رہیا فرقان کتیبڑے کل یگ میں پروان (34)

"میں نے توریت، انجیل، زبور اور وید پڑھ کر دیکھ لیے ہیں۔ قرآن مجید ہی دنیا کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا ہے"۔

سکھوں کا قرآن کو حقیقی ماننے کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک خوش نویس نے کئی سالوں کی محنت کے بعد قرآن کریم کا ایک نسخہ تیار کیا لیکن کسی نے بھی اس کی محنت کا مناسب معاوضہ نہیں دیا۔ لاہور میں رنجیت سنگھ سے ملاقات ہوئی تو اس نے قرآن کریم کو اپنی پیشانی سے لگایا اور خوش نویس کی محنت کا مناسب صلہ دیا۔(35)

۴: فرشتوں کا تصور: سکھ دھرم میں فرشتوں کا عقیدہ بھی پایا جاتا ہے۔

طاعت حق میں ہے سدھ پیر و ملائک اولیاء

طاعت حق میں ہے اجرام فلک ارض وسماں [36]

۵: قیامت اور جزاوسزا کا تصور: گورونانک ہندومت کی طرح تناسخ کے قائل تھے لیکن اس کی تعلیمات میں قیامت کا تصور موجود ہے۔ اسلام کی طرح سکھ مت میں بھی قیامت کے دن حساب سے ڈرانے کا ذکر ہے:

Be in fear of that day when God will judge thee.[37]

"اس دن سے ڈرو جب اللہ خود تمہارا قاضی ہو گا"

۶: جنت و دوزخ کا تصور: سکھ مت میں اسلام کی طرح جنت و دوزخ کا تصور پایا جاتا ہے۔ سکھ منی صاحب میں لکھا ہے:

Maya with its three qualities and all other entanglements was also created by him. Sins and virtues, hell and heaven come into existence.[38]

"مایا (ہر غیر حقیقی چیز جو انسان کو مغالطہ میں ڈال دے جیسے بیوی، خاندان، دولت وغیرہ) کو اپنے تمام ماہیتوں کے ساتھ اللہ نے پیدا کیا۔ بدیاں، نیکیاں، دوزخ اور جنت اس نے پیدا کیے"۔

ایک جگہ گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے:

He who forsakes his master in battle shall be dishonored here and condemned hereafter. He shall not go to heaven hereafter nor obtain glory here.[39]

"جو اپنے آقا کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ جائے وہ اس جنم میں بے عزت اور دوسری جنم میں ذلیل ہو گا۔ وہ یہاں خوشی حاصل کر سکے گا نہ اس جنم میں جنت۔"

۷: جزاوسزا کا تصور: سکھ دھرم کے مطابق نیک اعمال کا بدلہ نیک جب کہ برے اعمال کا بدلہ برا ہو گا۔ سکھ دھرم کے مطابق انسان کو ویسے ہی بدلہ ملتا ہے جس طرح وہ عمل کرتا ہے۔ وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے کھیت کے مشابہ ہے جس میں اگتا وہی ہے جسے بویا جائے۔

As man soweth, so shall he reap? His body is the field of acts.[40]

اگرچہ سکھ دھرم میں جنت و دوزخ اور جزاوسزا کا تصور موجود ہے لیکن ہندومت کے عقیدہ تناسخ کے باعث یہ تصور اسلام کی طرح واضح نہیں ہے۔

۸: تقدیر کا تصور: اسلام میں تقدیر کے عقیدہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس عقیدے کا تصور سکھ دھرم میں بھی پایا جاتا ہے۔ گورونانک صاحب فرماتے ہیں:

حکم حق ہی سے ہے نیک وبد کا وابستہ ظہور　　ہیں مقدر حکم سے عالم کے سب رنج وسرور

حکم حق سے ہے مہیا ہر ایک کو لطف وعطا　　حکم حق سے ایک سر گرداں ہے مثل آسیا (چکی) [41]

سکھ دھرم اور اسلامی عبادات:

گورونانک صاحب کی زندگی کو مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور کعبہ کا حج ادا کیا۔

گورونانک صاحب فرماتے ہیں:

Let mercy be thy mosque, faith thy prayer, mat and honest living thy Quran, Humility thy circumcision and good conduct thy fast thus dost thou became a (true) Muslim, If pious works be thy Kaʿba, good deed thy prayer.[42]

"تمہاری مسجد رحم وشفقت، تمہاری یقین نماز، تمہارا قرآن ایمانداری، تمہارے ختنے انکساری ونیک طبعی اور اچھے اخلاق تمہارے روزے ہونے چاہیے۔ تم سچے مسلمان بن جاؤ گے اگر تمہارا کعبہ نیک اعمال اور تمہاری نماز نیک کارنامے ہوں"۔

نانک صاحب دوسری جگہ نماز کے بارے میں فرماتے ہیں:

"Thou sayest thy prayers five times giving them five names"[43]

"تم اپنی نمازیں پانچ وقت پڑھتے ہو اور اسے پانچ نام دیتے ہو"۔

ذکر وفکر کو سکھ دھرم میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ ورد حق میں ہے:

مرشد روز ازل ہے وہ سراپا مہربان　　ورد میں اس کے منزہ کر بشر ہر دم زبان [44]

اگرچہ سکھ مذکورہ اسلامی عبادات کا اہتمام نہیں کرتے اور نہ ان کے نزدیک ان کے وہی معانی ہیں جو اسلام میں ہیں لیکن خود نانک صاحب کی زندگی میں ان اعمال کا اسلامی تصور ملتا ہے۔

سکھ دھرم اور اسلامی تعلیمات واخلاقیات

سکھ دھرم میں سب سے زیادہ مذمت ہندومت کے ذات پات کے نظام کی کی گئی ہے اور اسلامی بھائی چارے کو سراہا گیا ہے۔ نانک صاحب نے خاص طور اسلامی بھائی چارے پر زور دیا ہے اور ذات پات کے نظام کی تردید کی ہے:

Caste hath no power in the next world, there is new order of being. Those whose accounts are honored are the good.
O, Foolish one; be not proud of thy caste. From such pride many sins result.[45]

" اگلے جنم میں ذات پات کے نظام کی کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ وہاں نیا انسانی نظام ہو گا۔ اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اعمال نامے نیک ہیں۔ اے بیوقوف! اپنی حسب پر تکبر مت کر۔ اس تکبر کی وجہ سے ہی کئی گناہ جنم لیتے ہیں"۔

کئی مذاہب میں رہبانیت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام نے رہبانیت کی تردید کی ہے۔ گورو نانک صاحب بھی رہبانیت کو پسند نہیں کرتے بلکہ اس کی مذمت کرتے ہیں:

Many may be vowed to silence. He may live on leaves. He may room about naked in the forest……… But even though he made hundreds of thousands of such efforts, his mental impurity would not depart.[46]

"کئی لوگ تنہائی اختیار کر لیتے ہیں، پتوں پر گزر بسر کرتے ہیں اور جنگلوں میں زندگیاں کاٹنے لگ جاتے ہیں لیکن اس طرح کے سو اور ہزار کوششوں کے باوجود ان کی ذہنی ناپاکی ختم نہیں ہوتی"۔

سکھ دھرم نے اسلام کی طرح عاجزی اور انکساری کو سراہا ہے اور فضیلت کی بنیاد تقوی کو قرار دیا ہے:

Among all men formost is he who by association with the pious effaceth pride. He who deemth himself lowly shall be deemed the most exalted of all.[47]

" تمام لوگوں میں برتر وہی ہے جو تقوی کی مدد سے تکبر کو مٹادے اور جو خود کو ضعیف اور کمتر سمجھے تو تمام لوگ اسے افضل اور برتر سمجھیں گے"۔

سکھ دھرم لالچ، غصہ اور بہتان کی مذمت کرتا ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہے:

Put away from you lust, wrath and slander. Abandon avarice and covetousness, and you shall be free from care.[48]

"خواہش نفس، غصے اور افتراء پردازی سے خود کو دور رکھو۔ حرص اور طمع چھوڑ دو تو تفکرات سے آزاد ہو جاؤ گے"۔

سکھ دھرم میں جھوٹ ایک جرم جب کہ سچائی گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے:

Man is known as true when truth is in his heart, when the filth of falsehood departh, man washes his body clean. Truth is the medicine for all, it removeth and washeth away sin.(49)

" آدمی تب سچا ہوتا ہے جب سچائی اس کے دل میں جاگتی ہے، جب جھوٹ کی گندگی رخصت ہو جاتی ہے۔ آدمی اپنے بدن صاف کرنے کے لیے اسے دھوتا ہے جب کہ گناہوں کو صاف کرنے والی دوائی سچائی ہے"۔اسی طرح سچائی سکھ دھرم کے مطابق کامیابی کی ضامن ہے:

مومن صادق کے پاؤں چومتی ہے خود نجات اس کے سب چھوٹوں بڑوں کو بخش دیتی ہے حیات

(50)

سکھ دھرم میں ناشکری ایک بہت بڑا جرم ہے:

Bear that God in thy mind, by whose favor thou dwellest comfortably home, by whose favor thou enjoyest mental and bodily pleasure, by whose favor every one honoureth thee.The ungrateful shall wander in transmigration.(51)

"اس اللہ کو اپنے ذہن میں یاد رکھو جس کی نعمت سے تمہیں سکون کا گھر نصیب ہے، جس کے فضل سے تمہیں ذہنی اور بدنی خوشی مہیا ہے اور جس کے رحم سے ہر کوئی تمہیں عزت بخشتا ہے۔(سمجھ لو) احسان ناشناس نافرمانی میں مارامارا پھرتا ہے"۔

ہمدردی اور مخلوق خدا سے محبت سکھ دھرم میں بہترین عمل قرار دیا گیا ہے:

The best act is philanthropy.(52)

سکھ دھرم اپنے ماننے والوں کو شراب پینے سے منع کرتا ہے:

If possible, drink not at all the false wine.(53)

سکھ دھرم پر اسلامی تصوف کے اثرات

سکھ دھرم کے بانی گورونانک پر اسلامی تصوف اور صوفیوں کے اثرات اتنے نمایاں تھے کہ خود سکھ بھی اس کے اعتراف کرنے پر مجبور تھے۔

Nanak was born of Hindu parents but was strongly influenced by the teaching of Muslim mystics called Sūfīs.(54)

"نانک اگرچہ ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے لیکن وہ مسلم صوفیوں کی تعلیمات سے نمایاں طور پر متاثر تھے"۔

گورونانک صاحب صوفیوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں اونچی پرواز پر جاتے تھے اور وہ کچھ محسوس کرتے جس کا سننا اس کی اپنی زبان سے زیادہ مفید ہے:

The divine palace is illuminated by his light which exceeds the light of millions of moons lamps, suns and torches and where from behind the curtain of the unknown (ghybi) the sounds of bells is heard.(55)

"ایوان الٰہی اس نور الٰہی سے منور ہے جو لاکھوں آفتابوں، ماہتابوں اور چراغوں سے زیادہ روشن ہے۔ جہاں پردہ غیب کے پیچھے جرس (صلصلۃ الجرس جیسا کہ حدیث میں بھی استعمال ہوا ہے) کی آواز سنائی دیتی ہے"۔

خلاصہ: مذکورہ حقائق کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خود گورونانک صاحب کی زندگی مسلمانوں سے ملتی جلتی اور مسلمانوں صوفیائے کرام کی رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ نانک کی زندگی کے نشیب و فراز کو غور سے دیکھنے والے بعض محققین کی رائے یہ ہے کہ نانک ایک صوفی تھے اور اس نے کبھی بھی پیغمبری کا دعوی نہیں کیا ہے۔ دین اسلام کے ساتھ زیادہ موافقت کی وجہ سے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ سکھ دھرم محمدی فرقہ کی ایک شاخ ہے،(56) جب کہ بعض محققین کا خیال ہے کہ نانک پہلے مسلمان تھے لیکن بعد میں اپنے نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔(57)

دائرہ معارف گورونانک کے متعلق کہتا ہے: باباجی موحد تھے، بت پرستی کے خلاف تھے اور انسانی مساوات پر یقین رکھتے تھے۔ مسکین اور نادار لوگوں سے زیادہ میل جول رکھتے تھے۔(58)

حقیقت بھی یہی ہے لیکن سکھ دھرم میں بعد میں پیدا ہونے والے تضادات کی وجہ سے سکھ دھرم ہندومت اور اسلام دونوں سے ایک الگ مذہب کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سکھ دھرم اگرچہ ابتداء میں اسلام کے قریب تھا لیکن کئی اسباب کی وجہ سے اسلام سے زیادہ ہندومت کے قریب چلا گیا جن میں سب سے اہم کردار مسلسل محاذ آرائیوں اور میدان کارزار نے ادا کیا۔

اس اختلاف و تضاد میں سب سے بڑا کردار گورو گوبند سنگھ نے ادا کیا۔ گورو گوبند سنگھ نے سکھوں کا ایک الگ تصور قائم کرنے کے لیے تیسرے مذہب کی بنیاد رکھی۔ اس مذہب کا نام خالصہ تھا۔ اس مذہب کا مقصد بھائی نندلال کے قول کے مطابق یہ ہے کہ اس کا خالص سیاست سے تعلق ہے کیونکہ اس شخص کو خالصہ قرار دیا گیا ہے جو مسلح ہو، گھوڑے کی سواری کا ماہر ہو اور جنگ کرنے کے لیے ہمیشہ تیار ہو۔

سکھ محققین کو اقرار ہے کہ گورو گوبند سنگھ کا مشن یا نصب العین یہ تھا کہ بھارت سے مسلمانوں کے اقتدار کا خاتمہ کر کے سکھوں کو راج دیا جائے جو ان کی زندگی میں پورا نہ ہو سکا، البتہ وہ ایسی تعلیم ضرور چھوڑ گئے۔(59)

حواشی اور حوالہ جات

1: الموسوعۃ المیسرہ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرۃ، الندوۃ العالمیہ للشباب الاسلامی، ج۱: ۱۴۳، مطبوع دار الندوۃ العالمیہ، سن طباعت ندارد۔

2:Sikhism by Khuswant Singh, Encyclopedia of religions and beliefs, v:11, page:315, Macmillan publishing company New York, 1913-1936

3: الموسوعۃ المیسرہ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرہ ۱: ۱۴۴۔

4:Sikhism by Khuswant Singh, Encyclopedia of religions and beliefs, v:11, page:309-312۔

5: Sikh Separatism: The politics of Faith by Rajiv A Kapur, page:12-24, Published by Allen and Unwin publishers 40 Museum street London 1986.

6: الموسوعۃ المیسرہ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرہ ۱: ۱۴۳۔

7: گورو نانک از ہربنس سنگھ لاہور ۲۰۰۰، ص ۱۰۰ تا ۱۰۶، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۲۲: ۷۶، دانش گاہ، پنجاب لاہور، ۱۴۰۹ھ=۱۹۸۹ء۔

8:Sikhism by Khuswant Singh, Encyclopedia of religions and beliefs, v:11, page:310

9: الموسوعۃ المیسرہ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرہ ۱: ۱۴۳۔

10:Guru Granth (English version) by Dr. Gupal Singh Delhi 1996, page: xxxix

11:Guru Granth (English version) by Dr Gopal Singh, page: XLIII, published by India Prakash, Barakhamba road New Delhi, 10th edition 1996

12: سکھ از محمد اقبال، اردو دائرہ معاف اسلامی، ج ۱۲: ۱۱۰ تا ۱۱۲۔

13:Guru Granth (English version), page: XLIII

14: سکھ از محمد اقبال، اردو دائرہ معاف اسلامی، ج ۱۲: ۱۱۰ تا ۱۱۲۔

15: سکھ مسلم تاریخ حقیقت کے آئینے میں، ابو الامان امر تسری، ص ۸۲، ناشر ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان، کلب روڈ لاہور، مطبع پاک پبلشرز پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۵۸ء۔

16: سیر المتاخرین از علام حسین طباطبائی ترجمہ یونس احمد: ۳:۷۷، جولائی ۱۹۷۸۔

17: سکھ مت کا ایک مشہور رسم ہے جو بچے کی بلوغت کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ مخصوص شخص صاف کپڑے پہن کر سکھوں کی ایک جماعت کی موجودگی میں آدھی گرنتھ کے کچھ اشعار پڑھتے ہوئے تلوار کو لوہے کی ایک ایسی برتن میں ہلاتا ہے جس میں پانی اور چینی ہوتی ہے۔ اس محلول کا کچھ حصہ اسے پلایا جاتا ہے اور کچھ اس کے کپڑوں پر ڈالا جاتا ہے۔ اس رسم سے مخصوص شخص ایک برادری میں داخل ہو جاتا ہے جسے خالصہ کہتے ہیں۔ خالصہ برادری میں داخل ہونے کے بعد مرد کو اپنے نام کے آخر میں "سنگھ" اور عورت کو "کور" کا لفظ لگانا پڑتا ہے۔

(Encyclopedia of religions and Ethics, T & T Clark, page: 508, 38 Gorge street, Edinburg 1920)

18: اگرو نتی کی وار نامدھاری نت نیم ص: ۲۸۹، بحوالہ تاریخ سکھ مت گورونانک جی: ۸۳، اسلامی مشن، سنت نگر لاہور۔

19: سکھ از محمد اقبال، اردو دائرہ معاف اسلامی ۱۲: ۱۱۳۔

20: سکھ مسلم تاریخی حقیقت کے آئینے میں: ۲۳۱۔

21:Guru Granth, page: XLVII

22: گورو ہے بانی، گورمت پرکاش سبھا مردان، ص ۲۳۱، لاہور پہلی ایڈیشن ۱۹۹۴ء۔

23: تواریخ گورو خالصہ، پروفیسر سندر سنگھ، ص ۲۴، لاہور پریس، سن اشاعت ندارد۔

24: تواریخ گورو خالصہ: ۴۲۲۔

25: تواریخ گورو خالصہ: ۸۶۔

26:Religions by the empire edited by Have W.L and Rose S.E.D, page:234-236, published by Duckworth London 1925

27: ورد حق سری جپ صاحب کا منظوم بہ اردو از ماسٹر لال سنگھ، ص ۱ تا ۲، دہلی سکھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی، سن اشاعت ندارد۔

28:Religions by the empire:234-236

29: اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۲۲: ۷۸۔

30:Influence of Islam on Indian culture by Dr. Tara Chand, p:169, published by Mustafa Waheed, print Masood Lahore 1979

31:Sikhs at cross road by Sayyed Shabir Husain Karma, p:38-39, publishing House 52, Bazar Road, Ramna 6/4, Islamabad 1984

32:Guru Granth Sahib(English version), vol:1, page:132

33: سکھ مسلم تاریخ حقیقت کے آئینے میں:۴۸۔

34: تمدن ہند پر اسلامی اثرات از ڈاکٹر تاراچند، ترجمہ محمد مسعود احمد، ص:۲۷۵، ناشر ترقی ادب ۲ کلب روڈ لاہور، طبع اول ۱۹۶۴۔

35:Court and camp of Ranjit Singh by the Hon. W.G. Osborne, p: 7, unique prints, Chundrigar Road Karachi 1937

36: ورد حق:۱۳۔

37:Influence of Islam on Indian culture :174

38:Sermons of Sukhmani Sahib by Herbans Singh, p:319, Chanigarh 1978

39:Sermons of Sukhmani Sahib:321

40: Religions by the empire :239

41: ورد حق:۴۔

42:Guru Granth Sahib:46

43:Guru Granth Sahib:132

44: ورد حق: ۱۔

45:Religions of the empire: 232

46:Ibid: 223

47:Ibid: 253

48:Ibid:253

49:Ibid: 236

50: ورد حق: ا۔

51:Religions of the Empire: 234

52:Sermons of Sukhmani Sahib:321

53:Religions of the Empire: 238

54:Court and camp of Ranjit Singh by the Hon. W.G. Osborne, p: 16

55: Influence of Islam on Indian culture: 176

56:Sikh at crass road:40

57: الموسوعۃ المیسرہ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرہ ا: ۱۴۳۔

58: اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۲۲: ۷۸۔

59: تاریخ سکھ مت گورونانک جی: ۸۱۔